188

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر — الہامات حضرت مرزا احمد قادیانی

الفضل

روزنامہ قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵؎
ششماہی ۸؎
سہ ماہی ۴؎ ۱۲

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؎

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۶ صفر ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۸ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۰۷

EDUCATION DEPARTMENT AHMADIYA COMMUNITY QADIAN.
دفتر نظارت تعلیم و تربیت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا سے اپنا دل مت لگاؤ

”دُنیا کے کام کرنا گناہ نہیں۔ مگر مومن وُہ ہے۔ جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے۔ اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دُنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے بھی فکر کرتا ہے۔ اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے۔ ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دُنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے۔ موت کا ذرا اعتبار نہیں۔ موت ہر ایک سال نئے کرشمے دکھلاتی رہتی ہے۔ دوستوں کو دوستوں سے جدا کرتی۔ اور لڑکوں کو باپوں سے اور باپوں کو لڑکوں سے علیحدہ کر دیتی ہے۔ بہ مورکھ وُہ انسان ہے۔ جو اس ضروری سفر کا کچھ بھی فکر نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اس شخص کی عمر کو بڑھا دیتا ہے۔ جو سچ مچ اپنی زندگی کا طریق بدل کر خدا تعالیٰ ہی کا ہو جاتا ہے۔ ورنہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ یعنی ان کو کہدو کہ خدا تعالیٰ تمہاری پروا کیا رکھتا ہے۔ اگر تم اس کی بندگی و اطاعت نہ کرو۔ سو جاگنا چاہیئے اور ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور غلطی نہیں کھانا چاہیئے۔ کہ یہ گھر سخت بے بنیاد ہے۔“

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ [illegible])

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ مئی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صاحبزادی امۃ الباری بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا درجۂ حرارت ۱۰۱ ہے۔ اور خسرہ سے نسبتاً آرام ہے۔

ڈاکٹر عبد الغنی صاحب زنجباری کی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

معلوم ہوا ہے۔ آج مولوی فاضل کے طلبار کو جو منطق اور فلسفہ کا پرچہ دیا گیا۔ وہ بہت پیچیدہ اور مشکل تھا۔

افسوس شیخ الطاف حسین صاحب کلرک بورڈنگ تحریک جدید کا لڑکا ارشاد حسین آج فوت ہو گیا احباب دعائے نعم البدل کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد آباد اسٹیٹ سندھ ۳ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے دوران سفر میں اچھی رہی۔ حضور نے گزشتہ جمعرات اور آج پیر کا روزہ بھی رکھا۔ حضور کے اہل و عیال میں بھی خیریت ہے۔ پرسوں حضور نے اس جگہ سکول کا افتتاح فرمایا۔ اور بعد دوپہر میرپور ایگزیکٹو انجینئر صاحب انہار کے مدعو کرنے پر حضور دعوت میں تشریف لے گئے۔ اور رات واپس تشریف لے آئے۔

جشن تاجپوشی کے متعلق جماعتہائے احمدیہ کا فرض

تمام احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ۱۲ مئی ۱۹۳۷ء کو ملک معظم شہنشاہ جارج ششم کی تاجپوشی کی رسم ادا کی جائے گی۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی اپنی بساط اور دستور کے مطابق ہم بھی ملک معظم کے ساتھ اس دن خوشی میں شریک ہوں۔ خاص طور پر ہماری شرکت اس دعا کے ذریعہ ہونی چاہیئے۔ کہ ان کا عہد تمام مظلوم قوموں کی رستگاری۔ عدل و انصاف اور امن و امان کے قائم ہونے کا عہد ہو۔ علاوہ ازیں جبکہ انسان اپنے جذبات کے اظہار کے لئے کچھ نہ کچھ مظاہرات بھی کرتا ہے۔ حتی الوسع خوشی کے مظاہرات میں بھی حصہ لینا چاہیئے۔

دارالامان میں اس دن چراغاں کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ نیز غرباء کو کھانا بھی کھلایا جائے گا۔ اور دعائیں کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں طلباء مدارس کھیلوں کا بھی انتظام کریں گے۔ اس کے لئے نظارت امور عامہ کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو ضروری انتظامات کرے گی۔ بیرونی جماعتوں کے کارکن بھی اپنی اپنی جگہ پر حسب استطاعت انتظام کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان

مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کے فیصلہ کے خلاف اپیل

گورداسپور ۶ مئی۔ مقدمہ قبرستان کے فیصلہ کے خلاف جس میں مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے گیارہ احمدیوں کو مختلف سزائیں دی ہیں۔ سشن کورٹ میں اپیل دائر کر دیا گیا ہے۔ اور اپیل کی سماعت کے لئے ۲۵ مئی ۳۷ء تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کا تازہ ٹریکٹ

تعلیمی مصروفیت کی وجہ سے گزشتہ ماہ میں لاہور میں رہا اور احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کی ڈاک قادیان میں جمع ہوتی رہی۔ اس وجہ سے بہت سے احباب کے خطوط کی تعمیل نہ کی جا سکی۔ میں سب احباب سے معذرت خواہ ہوں۔ انشاء اللہ جلد ان کی خدمت میں تبلیغی لٹریچر پہونچ جائے گا۔ نیز اس ماہ میں ایک نیا انگریزی ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر مشتمل ہے۔ احباب فیلوشپ کی تبلیغی سرگرمیوں میں تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

عبد الوہاب عمر سکرٹری

تحریک جدید کا چندہ

دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آ چکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار: میرزا محمود احمد

189

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ صفر ۱۳۵۶ھ

مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے ہندوؤں کی سرگرمیاں

اپنے آپ کو اس قدر مضبوط - اور طاقتور بنا کر کہ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومتیں مل کر بھی مقابلہ میں نہ ٹھہر سکیں - ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے ہر فرقہ اور ہر خیال کے ہندو جو کوشش کر رہے ہیں - اس کا مختصر ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے - اب یہ بتایا جاتا ہے - کہ تنگ دل اور متعصب ہندو یہی کافی نہیں سمجھتے - کہ مسلمانوں پر سیاسی تمدنی - تجارتی - اور معاشرتی لحاظ سے ہی غلبہ پالیں - اور ان کے گلے میں اپنی غلامی کا طوق ڈال دیں - بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں - کہ اسلام کا نام و نشان ہی مٹا دیں - تاکہ ذلیل ترین غلامی اور ذلت کی زندگی بسر کرتا ہوا بھی کوئی شخص مسلمان نہ کہلا سکے - اس کے لئے ہر طرف بڑے زور شور سے شدھی کا ڈنکہ بجایا جا رہا ہے مسلمان عورتوں - بچوں - اور مصیبت زدہ مردوں کو ورغلا کر مرتد کرنے کے لئے جو پوشیدہ جال ہوتی بچھا رکھے ہیں - اور جن کا کسی وقت کوئی گوشہ نمایاں ہو کر مسلمانوں میں خوف و خطر کی لہر پھیلا دیتا ہے - ان کو جانے دیجئے - کھلم کھلا جو کچھ کیا جا رہا ہے - اسی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس پہلو سے بھی مسلمان بہت بڑے خطرہ کے موئنہ میں ہیں - اور حقیقت تو یہ ہے - کہ یہ اتنا بڑا خطرہ ہے - جس کے مقابلہ میں اور کوئی خطرہ کچھ وقعت ہی نہیں رکھتا - محکومیت خواہ کتنی ہی ذلت آفرین کیوں نہ ہو - اس حالت سے بدرجہا بہتر ہے - جس میں اسلام ایسی نعمت سے محروم ہونا پڑے -

لیکن مسلمانان ہند کی حالت کتنی عبرت ناک ہے - کہ یہ دونوں مصیبتیں بہ یک وقت خطرناک اژدہا کی طرح ان کی طرف موئنہ کھولے دوڑی چلی آرہی ہیں - مگر وہ بالکل غافل اور مدہوش پڑے ہیں - جگہ بجگہ بظاہر آریوں نے شدھی سبھائیں قائم کر رکھی ہیں لیکن دراصل تمام ہندوؤں کا ان میں دخل ہے - جو اپنے اثر اور رسوخ - اور روپیہ سے ہر رنگ میں امداد کرتے ہیں - اور یہ سبھائیں مسلمان مردوں اور عورتوں کو ترغیب و تحریص سے لالچ اور طمع سے ڈرا دھمکا کر غرضکہ ہر طرح سے ارتداد کے گڑھے میں گرانے میں بڑی سرگرمی سے معروف ہیں -

یہ جدوجہد جس جذبہ کے ماتحت کی جا رہی ہے - وہ یہ ہے - کہ مسلمانوں کو نہ صرف ترقی کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے بلکہ ان کی موجودہ تعداد کو بھی روز بروز کم کیا جائے - تاکہ وہ اپنی ہستی کھو کر ہندوؤں میں مدغم ہو جائیں - چنانچہ آریہ سماج امرتسر کے جلسہ میں آریہ لیڈر مہاشہ کرشن نے مسلمانوں کی شدھی پر زور دیتے ہوئے کہا:-

"شدھی کا پہلے صرف مذہبی پہلو تھا لیکن اب سیاسی پہلو بھی پیدا ہو گیا ہے - اس لئے ہندوؤں کو شدھی کی طرف زبردست دھیان دینا چاہیئے - رشی دیانند نے بتلایا ہے - کہ آریہ منش ماتر (تمام لوگوں) کا دھرم ہے وید - برہمن کھشتری - ویش شودر سب کے لئے یکساں ہیں" (ویر بھارت ۵ مئی)

الفاظ صاف اور مطلب بالکل واضح ہے - کہ ہندوؤں کو یہ قطعاً گوارا نہیں کہ مسلمان ہندوستان میں پائے جائیں - وہ انہیں شودر بنا کر ہی رکھ سکتے ہیں - کیونکہ ان کے رشی کا حکم ہے کہ "وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات - جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے" جن لوگوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے - اور جو نہایت سرگرمی کے ساتھ اس پر عمل کرنے کے سامان کر رہے ہیں - ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کا خواب غفلت میں پڑا رہنا ایسا ہی ہے - جیسا کہ بلی کو دیکھ کر کبوتر کا آنکھیں بند کر لینا ۔

ہمارے لئے یہ بات تشویشناک نہیں - کہ آریہ مسلمانوں کو آریہ بنانے کی جدوجہد کر رہے ہیں - کیونکہ ہر مذہب وملت کے پیرو کا حق ہے - کہ جس مذہب کو وہ سچا سمجھتا ہے - جائز اور شریفانہ طریق سے اس کی اشاعت کرے - رنج افزا امر صرف یہ ہے - کہ مسلمان نہ صرف دوسروں کو مسلمان بنانے کے فرض کو بالکل بھولے ہوئے ہیں - بلکہ اپنی حفاظت سے بھی غافل پڑے ہیں - وہ آئے دن ہندو اخبارات میں پڑھتے - اور اپنے اپنے مقامات پر سنتے ہیں - کہ اتنی مسلمان عورتوں کو آریوں نے شدھ کر لیا - اتنے مردوں کو مرتد کر لیا - مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے - وجہ کیا ہے - یہ کہ صداقت اسلام کی طاقت سے وہ خود بے بہرہ ہیں - اور دشمن کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بے دست و پا سمجھتے ہیں - ورنہ کیا یہ ممکن ہے - کہ اسلام کے ادنٰے سے ادنٰے نام لیواؤں کو بھی اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوئی جرأت کر سکے - برگشتہ کرنا تو الگ رہا - اس کے لئے تو اپنے مذہب کو بچانا ہی مشکل ہو جائے - مہاشہ کرشن نے اپنی تقریر میں ایک اہم واقعہ کا ذکر کیا ہے - اور وہ یہ کہ جب ملکانوں کو آریوں نے مرتد کرنا شروع کیا - تو ایک موقع پر سوامی شردھانند جی نے کہا - کہ اگر مسلمان تبلیغ کا کام چھوڑ دیں - تو ہم شدھی کا کام بند کر دیں گے " جانتے ہو یہ کس وقت اور کن مسلمانوں کو مدنظر رکھ کر کہا گیا تھا - جب احمدی مجاہد میدان ارتداد میں پہونچ کر آریوں کے مقابلہ پر کھڑے ہو گئے - اور عام مسلمانوں کے علماء نے ایک جلسہ میں یہ تجویز پیش کی - کہ جو کچھ ہو چکا ہو چکا - اب علاقہ ملکانہ سے آریہ بھی چلے جائیں - اور ہم بھی چلے جاتے ہیں تو اس پر شردھانند صاحب نے کہا - آپ لوگوں کے جانے یا رہنے سے ہمیں واسطہ نہیں اگر احمدی مبلغ تبلیغ کا کام چھوڑ دیں - تو ہم شدھی کا کام بند کر دیں گے - اس پر جب احمدی نمائندہ سے پوچھا گیا - تو اس نے کہا - کہ آریہ جن لوگوں کو مرتد کر چکے ہیں - انہیں ہم مسلمان بنا لیں - تو پھر چلے جائیں گے ۔ چونکہ اسلام اتنی بڑی صداقت اور اس قدر چمکتا ہوا حق ہے - کہ کوئی مذہب اس کے سامنے ٹھہر ہی نہیں سکتا - اس لئے شردھانند صاحب نے احمدی مبلغوں کو دیکھ کر شدھی سے ہی دست بردار ہونے پر آمادگی ظاہر کر دی - پس وہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ احمدیت کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر نہ صرف اپنے آپ کو آریوں کے حملہ سے بچائیں - بلکہ دوسرے مسلمانوں کی حفاظت کا بھی ذریعہ بنیں - بلکہ غیر مسلموں کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لا کر دین و دنیا کے برکات حاصل کریں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے اور یوم المیلاد کی رسوم

اسلامی شریعت کے مقدس اور کامل احکام کا پُورا نمونہ ہمارے سید و مولے آنحضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں پایا جاتا ہے۔ سیرت النبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اسلامی عمارت کا ایک مضبُوط ستون ہے۔ طالبانِ حقیقت کے لئے حضور کی زندگی مشعلِ راہ ہے۔ اور یُوں بھی محبُوب کی زندگی کا ہر پہلو دلربا ہوتا ہے۔ اور پھر جب کامل ترین انسان اور صفحہٴ زمین پر خدا کے جلال و جمال کے مظہر کی سیرت کا ذکر کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ حساس دلوں میں انجذاب اور عاشقانہ ارواح میں رقص کی کیفیت پیدا نہ ہو جائے۔ سچ یہ ہے خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مطہر زندگی اپنے اندر بے شمار سبق رکھتی ہے۔ اور سالکین کو آستانہ الوہیت تک پہونچانے کا واحد ذریعہ ہے۔ بلاشبہ اس پاک مقصد کے پیش نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوانح حیات اور آپ کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کرنا ہر مومن کا اولین فرض ہے۔ ہزاروں لاکھوں انسان اس راستہ سے قربِ الٰہی پا چکے ہیں۔ اور بے شمار انسان اسی راستہ سے مقربانِ بارگاہِ احدیت بنیں گے۔

یہ ایک عجیب امر ہے۔ کہ ہر ایک نیک کام کے ساتھ تاریک پہلو بھی ہوتا ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ مُردہ طبائع انسانی ہر ایک نیک کام سے غلط نتائج اخذ کرتے۔ اور اُسکے قابلِ اعتراض شکل میں دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موجب بن جاتے ہیں۔ میلاد النبی کی رسم اور اس کی یاد کو ایک خاص طریقہ پر منانا زمانہ نبوی میں رائج تھا۔ نہ خیر القرون میں اس کا کوئی نشان نظر آتا ہے۔ اور نہ ہی خلفائے اسلام کی طرف سے اس کی ترویج کے لئے کوئی اشارہ موجود ہے۔ ہاں عباسی اور فاطمی حکومتوں کے باہمی مقابلہ اور مسلمانوں میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کا ایک ثمر موجودہ میلاد النبی کا طریق اور اس کی رسوم ہیں۔

عام طور پر جذبات کی دنیا میں حدود کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ میلاد النبی کی رسم رفتہ رفتہ مذہبی شکل اختیار کرتی گئی۔ حتےٰ کہ بعض لوگوں کے نزدیک بارہ ربیع الاول کی یاد اپنی بدعات کے ساتھ ایک شرعی عبادت سمجھی گئی۔ اور جو مُسلمان کہلانے والے اس طریق پر کاربند نہ ہوتے۔ انہیں موردِ طعن بنایا جاتا۔ جوں جوں مسلمان شریعت کے مغز سے بیگانہ اور زمانہٴ رسالت سے دُور ہوتے گئے ان میں بدعات کے لئے میدان وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ اور آج نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ نمازوں کا ترک کرنا اور روزوں سے بے اعتنائی برتنا ایک معمولی امر سمجھا جانے لگا ہے۔ لیکن اس کے برعکس میلاد النبی کی رسم کا ادا نہ کرنا اور اس دن خاص رسوم بجا نہ لانا کبیرہ گناہ خیال کیا جاتا ہے۔ ایک سچے اور متبع سنت مسلمان کے لئے ان حالات میں دونوں پہلوؤں سے مشکل نظر آتی تھی۔ اگر وہ ان مصنوعی اور خود ساختہ رسوم کی پابندی کرتا ہے۔ تو شریعت حقہ میں بدعات کا مرتکب قرار پاتا ہے۔ اور اگر اس طریق کو کلیۃً خیرباد کہتا ہے تو روحانیت کی تقویت کے لئے وحید ذریعہ کو اپنے ہاتھ سے کھوتا ہے۔ اور غیر مسلموں تک نورِ حق کے نہ پہونچانے کا مجرم قرار پاتا ہے۔ اس مشکل کا حل موجودہ زمانہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تجویز فرمایا۔ اور مبارک ساعت میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معروف جلسوں کی بنیاد رکھی۔ آپ نے وضاحت سے بیان فرمایا۔ کہ ان جلسوں کی غرض و غائت ایک طرف فرزندانِ اسلام کو سیرتِ رسول کا بھولا ہوا سبق یاد دلانا ہے۔ تو دوسری طرف ہندو سکھ۔ عیسائی اور دیگر غیر مسلم قوموں تک سید ولد آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالاتِ زندگی کا پہنچانا لہٰذا ضروری ہے۔ کہ یہ جلسے کسی مخصوص مذہبی عبادت کے طور پر منعقد نہ کئے جائیں۔ بلکہ تبلیغی نظام کے ماتحت ان کا انعقاد شہر بشہر اور دیہہ بدیہہ ہوا کرے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس تحریک سیرت کو میلاد النبی کے مروجہ طریقہ سے ممتاز کرنے کے لئے اور اس موقعہ پر غیر مسلموں کے منصف مزاج لیڈروں کو جمع کرنے کی غرض سے ان جلسوں کی مختلف تاریخیں تجویز فرمائیں۔ اور اہلِ ہند کو معلوم ہے۔ کہ یہ تحریک نہائت مبارک اور کامیاب ثابت ہوئی۔ بیسیوں غیر مسلم مقررین نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت کا ذکر کرتے ہوئے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اور لاکھوں ہندو سکھ اور عیسائی بھائیوں نے ان جلسوں میں شریک ہو کر بانئ اسلام کی مقدس زندگی کے مقدس حالات کا علم حاصل کیا۔

اس تحریک کی کامیابی کو دیکھ کر بعض اور لوگوں نے اس کی نقل کرنی چاہی۔ اور اس کی امتیازی خصوصیات کو مٹا کر اسے یوم المیلاد کے جلسوں کے ساتھ مدغم کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوُا۔ کہ وہ تنظیم جو خالص تبلیغی نقطہٴ نگاہ سے نہائت وسیع پیمانے پر جاری کی گئی تھی۔ سمٹ سمٹا کر اپنے محدود دائرے سے مخصوص ہو گئی۔

ظاہر ہے کہ اس صورت میں غیر مسلم ان جلسوں میں شامل ہونے سے احتراز کریں گے۔ اور انہیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ میسر نہ آئے گا۔ اور اس طرح صلح و آشتی کی کامیاب تجویز کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکے گا۔ یہ نقصان اسلام اور ہندوستان کو بعض نااہل لیڈری کے دعویداروں کی خود غرضی سے پہونچ رہا ہے۔ اگرچہ تحریک سیرت جاری ہے اور جاری رہے گی۔ لیکن ضروری ہے کہ سب اسلامی فرقے ہمنوا ہو کر اس تحریک کو خاص طور پر کامیاب بنانے کے لئے جدوجہد کریں۔

اس وقت میرے پیش نظر مولوی کفائت اللہ صاحب مفتی جمعیۃ العلماء دہلی کا ایک فتوےٰ ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔ "جس وقت یہ تقریب شروع کی گئی تھی۔ تو اسکو اشاعت سیرت مقدسہ کے نام سے شروع کیا گیا۔ یہ سیدھا سادہ عنوان ہر مسلمان کے لئے جاذب توجہ تھا۔ اس وقت نہ کسی مخصوص تاریخ کا ذکر تھا۔ اور نہ کسی خاص مبتدع کیفیت کا۔ نہ جلوس نکالنے کا تصور تھا۔ اور نہ باجوں اور تماشوں کا تخیل۔ اس سیدھے سادے عنوان کو ہم نے بھی تبلیغ و تذکیر کا ایک طریقہ اور موثر ذریعہ سمجھ کر انعقاد مجالس سیرت کی اجازت دی تھی۔ . . . مسلمانوں نے بہت جلد جلسہ ہائے سیرت کی اصلی غرض و غائت کو نظر انداز کر کے

۱۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں رسمی محافل میلاد میں مدغم کر دیا
انا للہ و انا الیہ راجعون۔۔
۔۔۔۔۔۔۔۔ جلسۂ سیرت کے نام سے اجتماع کیا جائے۔ تو وہ تو تبلیغ و تذکیر کی شرعی ثابت شدہ اصل کے ماتحت آسکتا ہے لیکن عید میلاد، یا جشنِ میلاد کے نام سے خواہ اس مقصد سے کیا جائے۔ تو اس کی شریعتِ مقدسہ میں اصل نہیں ہے۔ اور اس پر زائد از حاجت مصارف کرنا یقیناً حدِّ اسراف میں داخل ہوگا۔"

(زمیندار ۲۴ اپریل ۱۹۳۷ء)

جناب مفتی صاحب کا یہ بیان حقیقت پر مبنی ہے۔ اور اگر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کو اسی نہج پر قائم کیا جائے۔ جو ان کے بانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تجویز فرمایا تھا۔ تو وہ نہ صرف خفتہ مسلمانوں کو بیدار کرنے کا سب سے اچھا ذریعہ ہے۔ بلکہ مختلف الخیال اسلامی فرقوں کو جمع کرنے۔ اور غیر مسلموں تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو پہنچانے کا بہترین طریق ہے۔ تمام مسلمان مفتی کفایت اللہ صاحب کے اس فتوے کی روشنی میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کی پُر اخلاص اور دانشمندانہ تحریک کی قدر و قیمت سمجھ سکتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہیں۔ تو اس تحریک کو کامیاب بنا کر اسلام کی عظیم الشان خدمت ادا کر سکتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور آپ کی زندگی کے مقدس حالات کا سننا اور سُنانا بیان کرنا۔ اور بیان کرانا نہایت ضروری اور اہم امر ہے۔ آؤ ہم ذاتی اغراض سے بالا ہو کر تحریکِ سیرت کی خوبیوں کو جانچیں۔ اور اس کے مطابق صحیح طریق پر اس خدمت کو بجا لائیں۔

خاکسار ابو العطاء - جالندھری

آیت لو تقوّل سے استدلال پر اعتراضات کے جواب

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ماموراور ملہم ہونے کے متعلق آیت کریمہ لو تقوّل علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین۔ فما منکم من احدٍ عنہ حاجزین (سورہ الحاقہ رکوع ۲) سے یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتے۔ بلکہ اپنی طرف سے باتیں بنا کر خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے۔ اور لوگوں کو سُناتے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس اس طرح کہا ہے۔ تو آپ دعوائے الہام کے بعد ۲۳ سال تک زندہ نہ رہتے۔ تو اس کے خلاف مندرجہ ذیل اعتراضات پیش کئے جاتے ہیں:۔

اول:۔ اس آیت سے از رُوئے منطق کونسا **قیاس** بنتا ہے؟

دوم - اس آیت میں **قضیہ شخصیہ** ہے اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کے لئے پیش کیا گیا ہے یہ معیار ہر مدعی الہام کے لئے نہیں ہو سکتا؟

سوم - اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ جھوٹے مدعیانِ الہام قتل کئے جاتے ہیں۔ تو اس پر یہ استحالہ وارد ہوتا ہے۔ کہ بعض سچے نبی بھی قتل کئے گئے۔ جیسے حضرت زکریاؑ و حضرت یحییٰؑ۔ لہٰذا یہ قاعدہ باطل ٹھہرتا ہے۔

ان ہر سہ اعتراضات کے جوابات حسب ذیل ہیں:۔

پہلے سوال کا جواب

خدا تعالیٰ نے سورۃ الحاقہ کے پہلے رکوع میں انبیاء کی صداقت کفار کے سامنے پیش کرتے ہُوئے کفار کی تباہی۔ اور انبیاء کے غلبہ کو بطور دلیل صداقت پیش فرمایا ہے۔ اور اس سورۃ کے دوسرے رکوع میں کفار کے ان اعتراضات کا رد فرمایا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف پیش کرتے تھے جیسے شاعر و کاہن ہونا وغیرہ۔ پھر ان اعتراضات کا رد فرما کر یہ ثابت کیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صادق نبی ہیں۔ اور یہی نتیجہ مطلوب ہے۔ اور اثباتِ صداقت کے لئے آیت لو تقوّل بطور دلیل پیش فرمائی ہے چنانچہ از رُوئے قوانین منطق یہ دلیل بصورتِ قیاس شرطی اتصالی یوں بنے گی:۔

(کبریٰ) اگر آپ تقوّل کرتے (مقدم موجبہ) تو قطع الوتین کی سزا پاتے:۔ (تالی موجبہ)

(صغریٰ) لیکن آپ نے قطع الوتین (نقیض تالی) کی سزا نہ پائی:

(نتیجہ) پس آپ نے تقوّل نہیں (نقیض مقدم) کیا۔ (یعنی آپ صادق ہیں)

کبریٰ اس قیاس کا آیت مندرجہ بالا میں درج ہے۔ اور نتیجہ اس قیاس کا خود اس آیت اور اس کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ اب ہم کو قیاس کا مقدمہ اولےٰ اور نتیجہ معلوم ہے۔ ان دونوں کو ملانے سے دوسرا مقدمہ قیاس کا خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ کیونکہ نتیجہ اس قیاس میں نقیض مقدم ہے۔ اور جس قیاس شرطی اتصالی کا نتیجہ نقیض مقدم ہوتا ہے۔ صغریٰ اس قیاس کا ضروری طور پر نقیض تالی ہوگا۔ کیونکہ منطق کا یہ قانون ہے۔ کہ انکار تالی سے نتیجہ انکار مقدم نکلتا ہے۔ پس اس قانون کی رُو سے ہم نے مقدمہ اولےٰ اور نتیجہ کو ملا کر مقدمہ ثانی معلوم کیا۔ اور وُہ نقیض تالی ہے۔ کیونکہ نتیجہ نقیض مقدم تھا۔ جیسے اگر ہمارے سامنے کوئی یہ قیاس پیش کرے۔

(کبریٰ) اگر زید گناہ گار ہے (مقدم)۔ تو خدا اس سے ناخوش ہے (تالی):۔

(نتیجہ) پس وُہ گناہ گار نہیں (نقیض مقدم):۔

اس قیاس میں کبریٰ اور نتیجہ مذکور ہیں لیکن صغریٰ موجود نہیں۔ لیکن ہم مقدمہ اولےٰ اور نتیجہ پر غور کر کے مقدمہ دوم خود نکال لیںگے اس قیاس کے کبریٰ میں مقدم (اگر زید گنہگار ہے) موجبہ ہے۔ اور نتیجہ اس قیاس میں مقدم کا نقیض یعنی (وُہ گناہ گار نہیں) ہے اور علم منطق کے اس قانون کی رُو سے کہ جب نتیجہ نقیض مقدم ہو۔ تو دوسرا مقدمہ اس قیاس کا ضرور نقیض تالی ہوگا۔ لہٰذا پورا قیاس یُوں بنے گا۔

(کبریٰ) اگر زید گناہ گار ہے (مقدم)۔ تو خدا اس سے ناخوش ہے۔ (تالی)

(صغریٰ) لیکن خدا اس سے ناخوش نہیں۔ (نقیض تالی)

(نتیجہ) پس وُہ گنہگار نہیں (نقیض مقدم)

پس اس مثال میں جس طرح قیاس کا صغریٰ خود بخود کبریٰ اور نتیجہ کو ملانے سے معلوم ہو گیا اسی طرح اس آیت کریمہ میں پیش کردہ قیاس کا مقدمہ ثانی۔ یعنی صغریٰ۔ کبریٰ اور نتیجہ کو ملانے سے معلوم ہو گیا۔ لہٰذا معترض کے جواب میں ہم کہیں گے۔ کہ اس آیت کریمہ سے از روئے علم منطق قیاس شرطی اتصالی بنتا ہے۔ جس کو قیاس استثنائی اتصالی بھی کہتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے سوال کا جواب

معترض کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ قضیہ شخصیہ ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مخصوص ہے۔ کسی دوسرے مدعی نبوت کی صداقت کے لئے یہ معیار نہیں ہو سکتا۔ اس کے مندرجہ ذیل جوابات ہیں۔

جواب اول۔ یہ اعتراض قضیہ شرطیہ متصلہ کی کلیت و جزئیت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ معترض نے یہ دیکھ کر کہ اس آیت کریمہ میں اسم خاص یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ غلطی سے سمجھ لیا۔ کہ یہ قضیہ شخصیہ ہے۔ اور مطلقاً آپ ہی کے لئے مخصوص ہے۔ حالانکہ یہ قضیہ شرطیہ شخصیہ نہیں کیونکہ قضیہ شرطیہ شخصیہ وہ قضیہ ہے۔ جس میں حکم مقدم کی خاص تقدیر پر ہو۔ جیسے "اگر محمد احمد آج مجھسے ملے تو میں بہت خوش ہونگا" اس قضیہ میں خوش ہونا صرف محمد احمد کے آج ملنے پر موقوف ہے۔ کسی دوسرے روز کے لئے نہیں ہو سکتا لہذا مقدم کی **ایک معین و خاص** تقدیر پر حکم ہے۔ اب اگر ہم اس قضیہ میں لفظ "آج" جو مقدم کی خاص تقدیر کو ذکر کر رہا ہے حذف کردیں اور یوں کہیں کہ "اگر محمد احمد مجھسے ملے تو میں بہت خوش ہوں گا"۔ تو یہ قضیہ شخصیہ نہ رہے گا۔ بلکہ مہملہ بن جائیگا حالانکہ محمد احمد اسم خاص اس میں بھی مذکور ہے۔ لیکن **تالی کا حکم مقدم کی کسی خاص تقدیر اور وضع پر** نہیں پس کسی قضیہ شرطیہ متصلہ میں اسم خاص کے مذکور ہونے سے یہ سمجھ لینا۔ کہ یہ قضیہ شخصیہ ہے۔ صریح غلطی ہے۔ قضیہ شرطیہ متصلہ میں دیکھا یہ جاتا ہے کہ اس قضیہ میں مقدم پر حکم کسطرح لگایا گیا ہے۔ کیونکہ کلیت وجزئیت اس قضیہ کے مقدم کی تقدیر و حالت پر موقوف ہوتی ہے۔ اگر مقدم کی خاص تقدیر پر تالی کا حکم ہو۔ تو وہ قضیہ شخصیہ کہلائے گا۔ جیسا کہ مثال مذکورہ بالا سے ثابت ہے۔ لیکن اگر قضیہ شرطیہ متصلہ میں مقدم اور تالی کے درمیان لزوم بین ہو اور تالی کا حکم مقدم کی جمیع تقادیر واوضاع پر ہو تو وہ قضیہ کلیہ ہوتا ہے۔ ایسے قضیہ کے مقدم اگر اسم خاص کا ذکر ہو۔ تو وہ شخصیہ نہیں بن جاتا۔ جیسے "اگر اقبال کو بخار ہے تو وُہ بیمار ہے"۔ یہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے۔ اور اس کے مقدم و تالی میں **اتصال لازم** ہے۔ یعنے بخار اور بیمار میں لزوم بین ہے۔ جیسے آگ اور حرارت کے درمیان لزوم ہے۔ اب جہاں آگ ہوگی۔ وہاں حرارت ضرور ہوگی۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ لکڑی کی آگ میں حرارت ہو۔ اور پتھر کے کوئلے کی آگ میں حرارت نہ ہو۔ بلکہ جہاں آگ ہوگی حرارت ضرور ہوگی۔ اسی طرح بخار اور بیمار میں لزوم ہے۔ جس میں بخار کا تحقق ہوگا وُہ بیمار ہوگا۔ اب اس مثال میں اقبال کی جگہ زید یا بکر کو رکھا جائے تو ان میں سے ہر ایک جس کو بخار ہوگا وُہ بیمار ہوگا۔ یہ بات نوع انسان کے ہر فرد پر صادق آئے گی۔ جیسے اقبال پر جو اپنی نوع کا ایک فرد ہے صادق آتی ہے۔ اور جس فرد انسان کو بخار ہوگا وُہ بیمار ہوگا۔ پس جب مقدم اور تالی کے **درمیان اتصال** لازم ہو تو وہ قضیہ کلیہ ہوگا۔ یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کہ چونکہ اس قضیہ میں ایک خاص شخص اقبال کا ذکر ہے لہذا یہ شخصیہ ہوگیا۔

اس امر کی توضیح کے لئے ایک اور مثال درج کی جاتی ہے۔ "اگر خالد گناہ کرے تو خدا اس سے ناخوش ہوگا"۔ یہ بھی قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ ہے۔ اب اگر خالد کے بجائے زید ہو تو کون کہہ سکتا ہے کہ وہ گناہ کرے تو خدا اس سے ناخوش نہ ہوگا۔ بلکہ یہی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ زید کے گناہ کرنے پر بھی خدا اس سے ناخوش ہوگا۔ جیسے خالد کے گناہ کرنے سے ناخوش ہوتا۔ پس یہ بھی قضیہ کلیہ ہے۔ جو نوع انسان کے ہر فرد پر صادق آئے گا۔

ہر دو مثالوں سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی۔ کہ ہر وہ قضیہ شرطیہ متصلہ جس کے **مقدم اور تالی میں اتصال لازم** ہو۔ اور یہ لزوم **خدا کا غیر مبدل قانونِ قدرت** ہوتا ہے۔ ایسا قضیہ ہمیشہ کلیہ ہوتا ہے ٭

اس تشریح وتوضیح کے بعد ہم آیت **لو تقول** پر غور کرتے ہیں تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہ قضیہ کلیہ ہے۔ کیونکہ یہ بھی قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ ہے۔ جس کے مقدم اور تالی میں اتصال لازم ہے۔ اور نوع مدعیان نبوت جسکے ایک فرد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ہر فرد پر اسی طرح صادق آتا ہے جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتا ہے۔ جیسے یہ قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ کہ "اگر خالد گناہ کرے **تو خدا اس سے ناخوش ہوگا**" نوع انسان جس کا ایک فرد خالد ہے ہر فرد پر اسی طرح صادق آتا ہے جس طرح خالد پر یعنے اگر بکر۔ زید۔ عمر۔ گناہ کریں تو ان سے بھی خدا ناخوش ہوگا۔ اسی طرح جو مدعی الہام **تقول کرے گا۔ وہ قطع الوتین کی سزا پائے گا۔ یہ کبھی نہیں** ہوسکتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم **تقول کرتے۔ تو قطع الوتین کی سزا پاتے۔ اور کوئی دوسرا تقول کرے تو قطع الوتین کی سزا نہ پائے**

پس یہ امر بالبداہت ثابت ہے کہ یہ قضیہ شخصیہ نہیں بلکہ قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ کلیہ ہے۔ اور کوئی شخص ثابت نہیں کرسکتا۔ کہ قضیہ شرطیہ متصلہ جس کے مقدم اور تالی میں اتصال لازم ہو۔ اور لزوم دونوں میں خدا کا غیر مبدل قانون قدرت ہو۔ اور وہ قضیہ کلیہ نہ ہو ٭

ایک شبہ کا ازالہ

بعض لوگ اس قضیہ کی عمومیت کے رد میں بعض ایسے قضایا پیش کرتے ہیں جو مہملہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے مقدم اور تالی میں عدم اتصال لازم یا لزوم اتفاقیہ ہوتا ہے۔ لہذا اس قسم کی غلطی کے ازالہ کے لئے بعض امثلہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔

عدم اتصال لازم کی مثال:۔

تالی	مقدم
تورات ہے	اگر سورج نکلا ہے

اس قضیہ میں مقدم اور تالی میں کوئی لزوم نہیں یہ قضیہ کاذبہ ہے۔

لازم اتفاقیہ کی مثال:۔ اگر عمر میرے یہاں آجائے تو میں اسے ملوں گا۔ یہ قضیہ شرطیہ متصلہ اتفاقیہ ہے۔ کیونکہ مقدم اور تالی میں لزوم خدا کا غیر مبدل قانونِ قدرت نہیں بلکہ لزوم اتفاقیہ ہے۔ یہ قضیہ نوع انسان کے ہر فرد پر صادق نہیں آسکتا۔

لازم اتفاقیہ کی دوسری مثال۔ اگر زید بازار جائے۔ تو بکر کو دیکھے۔ یہ قضیہ بھی شرطیہ اتفاقیہ ہے۔ مقدم اور تالی میں مذکورہ بالا لزوم نہیں۔ اس قسم کے تمام قضایا مہملہ ہوتے۔ اور اپنی نوع کے تمام افراد پر صادق نہیں آتے ٭

پس اس بات کو بخوبی سمجھ لینا چاہیئے کہ آیت **لو تقول** کی عمومیت کے رد میں ہر ایسی مثال جس کے مقدم اور تالی میں مذکورہ لزوم نہ پایا جائے۔ اس کا پیش کرنا بے سود ہے۔

دوسرا جواب۔ اس معیار کی عمومیت پر ایک عقلی دلیل یہ ہے۔ کہ اگر اکبر یہ کہے کہ میرا بھائی اصغر بڑا ایماندار ہے اور اسکی ایمانداری کے ثبوت میں یہ معیار پیش کرے۔ کہ اگر وہ مفتری ہوتا تو خدا اس پر بجلی گرا دیتا۔ اس پیشکردہ معیار سے اس کی صداقت تب ثابت ہوتی۔ جب یہ قاعدہ خدا کا عام ہوتا۔ کہ جو بھی بے ایمانی کرے۔ اس پر بجلی گرائی جائے یہ بات لوگوں کے مشاہدہ میں آچکی ہو تب اصغر اگر سزا سے بچ جائے تو ہر ایک کو تسلیم کرنا پڑیگا۔

کہ وہ ایماندار ہے۔ ورنہ اگر یہ قاعدہ خدا کا تجانے عام نہ ہو۔ بلکہ اصغر کے لئے اسے مخصوص کیا جائے تو پھر اس کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی۔ کسی کو کیونکر اس امر کا یقین ہو سکتا ہے کہ اصغر اگر بے ایمان ہوتا۔ تو خدا اس پر بجلی گرا دیتا۔ اسی طرح اگر اس معیار کو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے مخصوص مانا جائے۔ تو کفار پر یہ دلیل حجت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان کو کیونکر یقین ہو سکتا تھا۔ کہ اگر آپ تقول کرتے تو خدا آپ کو قطع الوتین کی سزا دیتا۔

پس کفار پر یہ معیار اسی وقت حجت ہو سکتا تھا۔ جب خدا کا یہ قانون ہو کہ وہ ہر ایک جھوٹے مدعی الہام کو قطع الوتین کی سزا دیتا۔

تیسرے اعتراض کا جواب

تیسرا اعتراض یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ بعض صادق نبی قتل کئے گئے۔ لہٰذا یہ کلیہ باطل ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ معترض نے یہ استحالہ اس مقصد کے لئے پیش کیا ہے۔ کہ ہمارا کلیہ باطل ثابت ہو جائے۔ لیکن خود معترض کا پیش کردہ استحالہ ہر طور سے باطل ہے۔ چنانچہ ہم استحالہ کو اپنے کلیہ کے ساتھ ملائیں تو قیاس یہ بنیگا۔

(کبریٰ) جھوٹا نبی قتل کیا جاتا ہے

(موجبہ کلیہ)

(صغریٰ) یوحنا قتل کیا گیا۔

(موجبہ جزئیہ)

(نتیجہ) یوحنا جھوٹا مدعی نبوۃ تھا

از روئے منطق یہ قیاس باطل ہے کیونکہ اس میں حد اوسط "قتل کیا جانا" جو دونوں مقدمات میں محمول پڑا ہے اور یہ شکل دوئم ہے۔ اور اس شکل میں جو قیاس ہوتا ہے۔ اس میں دونوں مقدمات میں سے ایک کا سالبہ ہونا ضروری ہے۔ اور نتیجہ بھی سالبہ نکلتا ہے۔ ورنہ وہ قیاس باطل ہوگا۔ قیاس مذکورہ بالا میں کوئی مقدمہ بھی سالبہ نہیں پس یہ قیاس باطل ہے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ ہمارا کلیہ قائم رہا۔ لیکن مخالف کا پیش کردہ استحالہ باطل ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے قیاس باطل ٹھیرا۔

اگر فریق مخالف قضیہ کلیہ کا عکس کر کے اس کو اپنے پیش کردہ استحالہ سے ملائے۔ تو عکس کی صورت میں بھی اس کا استحالہ باطل ٹھہرتا ہے کیونکہ یہ قضیہ کہ "جھوٹا مدعی نبوت قتل کیا جاتا ہے" موجبہ کلیہ ہے۔ اور اس کا عکس صحیح ناممکن ہے۔ کیونکہ عکس صحیح کرنے سے قضیہ معکوسہ کاذبہ ہوگا۔ البتہ عکس مستوی ہو سکتا ہے۔ اور موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ عکس مستوی یہ ہوگا۔

قضیہ غیر معکوسہ:۔ جھوٹا نبی قتل کیا جاتا ہے۔ (موجبہ کلیہ)

قضیہ معکوسہ:۔ بعض قتل کئے جانے والے جھوٹے نبی ہیں۔ (موجبہ جزئیہ)

اب مخالف کے پیشکردہ استحالہ کو مدنظر رکھکر قیاس یوں بنے گا۔

کبریٰ:۔ بعض قتل کئے جانے والے جھوٹے نبی ہیں۔

صغریٰ:۔ یوحنا قتل کیا گیا۔ (مخالف کا پیش کردہ استحالہ) قضیہ موجبہ جزئیہ)

نتیجہ:۔ کچھ نہیں۔

اس قیاس میں دوسرا مقدمہ ضرور جزئی ہوگا۔ اور قیاس باطل ٹھہریگا کیونکہ ارسطو کے قانون کے مطابق دونوں مقدمات میں سے ایک کا کلّی ہونا ضروری ہے۔ اور اگر دونوں مقدمات جزئی ہوں تو نتیجہ کچھ نہ نکلے گا۔ لیکن اوپر والے قیاس میں کوئی مقدمہ بھی کلی نہیں۔ اس لئے کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔ پس بصورت عکس بھی یہ استحالہ باطل ہے۔ اور قضیہ کلیہ کا رد اس سے نہ ہوا۔

نتیجہ

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے۔ کہ اس معیار کو کہ "جھوٹا نبی قتل کیا جاتا ہے" ہر ایک خدا ترس اور منصف مزاج کو قاعدہ کلیہ کے طور پر تسلیم کرنا پڑے گا۔ ورنہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور اس طرح کلام خدا نعوذ باللہ جھوٹا ٹھہرتا ہے دلیل قرآنی کا استخفاف کرنا شیوہ ایمان نہیں ہے رحم و انصاف و خدا ترسی بے ایمان کی دلیل جذبہ ایمان کا نہیں جسمیں وہ انسان کیا ہے

اب اس معیار کی رو سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرتے ہیں۔

قیاس استثنائی اتصالی:۔

(کبریٰ ثابت شدہ) اگر کوئی مدعی نبوۃ افترا کرے تو قطع الوتین کی سزا پائیگا۔

(صغریٰ متفق علیہ) لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قطع الوتین کی سزا نہ پائی

(نتیجہ) آپ نے افترا نہیں کیا۔ یعنی آپؑ صادق ہیں)

"مشرق کے طاقتور خلیفہ کے مبلغین کی آمد"

بوڈاپسٹ (ہنگری) کے ایک با اثر اخبار میں احمدیت کا ذکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بوڈاپسٹ کا با اثر اخبار "Ujság" آج کل ہنگری کی کرسچن سوشلسٹ پارٹی کا آرگن ہے۔ ہز ایکسی لینسی Fredrich Estvan سابق وزیراعظم ہنگری خود اس کے ایڈیٹر ہیں چار اپریل کی اشاعت میں اس میں ایک آرٹیکل بوڈاپسٹ احمدیہ مشن کے متعلق شائع ہوا ہے۔ جو بہت دلچسپ ہے۔ اس میں چودھری حاجی احمد صاحب ایاز مجاہد ہنگری کے فوٹو کے ساتھ مندرجہ بالا عنوان سے جو مضمون شائع کیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"ایک عرصہ سے بوڈاپسٹ میں بعض دلچسپ آدمی نظر آ رہے ہیں۔ وہ مشرق بعید سے سیدھے ہماری طرف آئے۔ لیکن ان کی آمد کا مقصد ہمیں خوش کرنا یا حیران کرنا نہیں۔ بلکہ وہ ایک خاص مقصد لیکر مشرق کے عظیم الشان خلیفۂ اسلام کے حکم سے اس جگہ آئے ہیں۔ وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں جن کی خوبصورت پگڑیاں ہر ایک کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہیں۔ جبکہ وہ بازار میں چلتے پھرتے ہیں۔ ان کے مقاصد اور آمد کی غرض معلوم کرنے کے لئے ہم ان کے مکان پر گئے۔ وہ آکاسفا سٹریٹ کی پہلی منزل میں رہتے ہیں۔ دروازے پر یہ دو نام لکھے ہوئے نظر آتے ہیں:۔

حاجی احمد ایاز خان

محمد ابراہیم۔ ناصر

گھنٹی بجانے پر ایک ملازم آیا۔ جس نے بتایا کہ دونو صاحبان مکان پر موجود ہیں اور وہ خوشی سے ہم کو ملنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اندر گئے اور دو نہایت خوش شکل نوجوان چمکیلی آنکھوں سیاہ بالوں اور [illegible] والے ہمارے استقبال کو اٹھے اور ہمیں عزت سے [illegible] ہمیں اس بات نے بہت زیادہ متعجب کیا کہ ایاز خاں جنہیں یہاں آئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ نہایت عمدہ مگر کسی قدر شکستہ ہنگری زبان بولتے ہیں۔ ان کے دوست محمد ابراہیم ناصر ابھی اس زبان میں گفتگو کرنے کے قابل نہیں لیکن وہ جلد سیکھ جائیں گے۔ ہم نے کمرہ کی دیواروں پر نظر کی۔ تو عربی الفاظ میں سنہری فریموں اور سنہری کام کئے ہوئے کپڑوں پر بعض متبرک آیات لکھی نظر آئیں۔

"ایاز خاں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہے؟" پہلا فقرہ تھا۔ جو ہمارے کان میں پڑا۔ ہم نے ان کے مشن کے متعلق اپنے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے اس کے مقاصد اور اغراض دریافت کئے۔ تو ایاز خان نے کہا۔ "میں گذشتہ سال یورپ میں آیا۔ خلیفہ اسلام نے جو قادیان میں رہتے ہیں مجھے اس لئے روانہ کیا۔ کہ میں یورپ کے لوگوں کو پاک اور خالص اسلامی مذہب کی طرف اسلامی خوبیوں کو پیش کر کے دعوت دوں۔ میں گناہ میں غرق اہل مغرب کو نیکی اور صلح کی روح اور پیغام دینا چاہتا ہوں۔ ہم مذہب اور سیاست میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں کیونکہ موجودہ صورت میں دنیا میں امن کا قیام ناممکن ہے۔ روحانی زندگی کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ اور مغرب کے لوگوں کی اصلاح بہت ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایاز خان نے ہمارے ساتھ بہت لمبی گفتگو کی انہوں نے تبلایا کہ ان کا مذہب اسلام ہے جو احمدؐ نبی کے ذریعہ دوبارہ زندہ کیا گیا۔ ان کے متبعین احمدی کہلاتے ہیں۔ اور ان کو قرآن کریم کی تعلیمات کی سختی سے پابندی کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ (حضرت) احمدؐ نبی نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ قرآن کریم خدا کی کتاب ہے۔ اور تمام روحانی علوم اسی میں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ اور ان کے وجود میں نبوت کی تکمیل کی گئی ہے۔

ہدایت کی کتاب قرآن سے ایک قدم ادہر ادہر ہونا (یہ کہتے ہوئے ایاز خان کی آنکھیں چمک اٹھیں) ہمارے لئے ہلاکت اور تباہی ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ان دس باتوں کو اپنے سامنے رکھے اول یہ کہ اس وقت تک کہ وہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوسرے یہ کہ وہ جھوٹ ظلم۔ زنا۔ فساد غرض ہر قسم کی برائیوں سے بچتا رہے گا۔ تیسرے یہ کہ وہ پانچ وقت نماز قرآن کریم کے حکم کے مطابق ادا کریگا چوتھے یہ کہ وہ نہ اپنی زبان سے اور نہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلم یا غیر مسلم کو اذیت پہنچائے گا۔ پانچویں یہ کہ ہر عسر اور یسر میں اللہ تعالےٰ سے راضی رہے گا۔ چھٹے یہ کہ وہ ہر قسم کے برے خیالات سے اور بد ارادوں سے مجتنب رہے گا۔ اور یہ کہ قرآن کریم کا جوا اپنی گردن پر رکھے گا۔ ساتویں یہ کہ وہ تکبر اور غرور کو چھوڑ کر اپنی زندگی کے ایام عاجزی اور انکساری کے ساتھ بسر کرے گا۔ آٹھویں یہ کہ وہ اسلام اس کی عزت۔ اور اس کی بہتری کو اپنی جان۔ مال اور اولاد غرض ہر چیز سے زیادہ عزیز رکھے گا۔ نویں یہ کہ وہ خدا اور اس کی مخلوق کے ساتھ محبت اور ہمدردی کا سلوک کرے گا۔ اور ان کی بہتری کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے گا۔ اور دسویں یہ کہ (حضرت) احمدؐ مسیح موعود علیہ السلام کی کامل پیروی کر کے اخوت کا تعلق ان سے رکھیگا۔ اور یہ تعلق دنیا کے تمام رشتہ داروں اور عزیزوں کے تعلق سے زیادہ مضبوط ہوگا۔

ایاز خان نے بتلایا کہ بوڈاپسٹ اور لنڈن کے علاوہ ہم نے اپنے مبلغین دوسرے مغربی ممالک میں بھی روانہ کئے ہیں۔ لیکن بہت بڑی بڑی جماعتیں امریکہ افریقہ۔ ہندوستان۔ عرب۔ فلسطین میسوپوٹیمیا۔ مصر۔ شام۔ سیلون۔ جاوا سماٹرا کے بڑے بڑے شہروں میں موجود ہیں۔

"اگر بوڈاپسٹ یورپ میں تبلیغ اسلام کا مرکز بن سکے تو یہ امر" ایاز خان نے کہا "ہمارے خلیفہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اہل ہنگری اپنی سادگی۔ نیک نیتی اور مشرقی تمدن کی وجہ سے اور اسلامی روح ہونے کے باعث ہمارے بھائی ہیں۔ اس لئے ہم اہل ہنگری کو بہت اچھا سمجھتے ہیں اب تک میں نے قریباً ۵۵۔ آرٹیکل ہندوستانی اخبارات میں ہنگری کی عظمت اور اس کی اندوہناک داستان کے متعلق لکھے ہیں"۔ یہ کہتے ہوئے ایاز خان نے بہت سارے اخبار دکھائے جن میں لمبے لمبے مضامین انہوں نے لکھے ہیں۔

ہم نے بعض انگریزی سنائین کا مطالعہ کیا اور وہ حقیقی ہنگری خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ "میری یہ خواہش ہے" انہوں نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ مشرق کے طلبار اس جگہ حصول تعلیم کے لئے آئیں۔ کیونکہ اس طرح وہ مغربی زہر سے محفوظ رہ سکتے ہیں ہم ان کو اسی طرح مذہب کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ جس طرح مشرق میں۔ بہت سے لوگ ہمارے خطبات جمعہ سنتے ہیں اور اسی طرح ہفتہ واری لیکچروں کو بھی۔ ہم باقاعدہ نمازیں بھی پڑھاتے ہیں۔ غرض اس جگہ ہم اپنے مذہب کو زیادہ مضبوط کر رہے ہیں۔ اور ان تمام کو جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ مذہبی معلومات بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ ہم قرآن کریم کا درس دیتے ہیں اور ۸۰۔ ۹۰ کے قریب آدمی سننے آتے ہیں۔ تورانی جو ایک خدا کو مانتے ہیں وہ بھی اسلام میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے بڑے پادری نے Turam نے Rahman میں ہمارے متعلق مضمون بھی لکھا ہے۔ ہم ہر ہنگری کے بھائی کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ اور ان کو نجات کی طرف اور سچے مذہب کی طرف لانا چاہتے ہیں۔"

ایاز خان کے آخری الفاظ بہت موثر تھے۔ اور سنجیدگی سے کہے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے اخبار کے پڑھنے والوں کو ایک پیغام پہنچانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آہستہ آہستہ نہایت احتیاط کے ساتھ مندرجہ ذیل الفاظ لکھے "میں اپنے ہنگری کے بھائیوں کو اور قارئین Esti Ujsag کو مبارک دیتا ہوں۔" اس کے بعد انہوں نے کچھ نامعلوم عربی الفاظ بھی لکھے۔ اور ابراہیم ناصر نے بھی ان کی تقلید کرتے ہوئے ایسا ہی لکھا

آخر ہم نے ان ہندوستانی احباب سے رخصت چاہی لیکن ہم اہل ہنگری کے اسلام کے ساتھ عجیب تعلق پر غور کر رہے تھے۔ کیونکہ ان کے اباء نے بہت سی لڑائیاں اسلام کے خلاف لڑی ہیں۔ تورانی ہمیشہ لڑائی کرتے ہیں۔ اور ہر اس شخص کے ساتھ لڑتے ہیں۔ جو ان کے ساتھ نہ ہو۔ لیکن احمدؐ کا مذہب صلح اور ہمدردی پیش کرتا ہے نہ کہ لڑائی ہمارے شبہات اور زیادہ قوی ہو گئے جب ہم نے یہ افواہ سنی کہ ہنگری کے پیگن (Pagan) مسلمان ہو جائینگے۔ اس لئے ہم سیدھے ڈاکٹر بنسی زولتان Dr. Benczy Zoltan کے پاس جوان کا لیڈر ہے گئے۔ اور اس سے ان باتوں کی صحت کے متعلق استفسار کیا۔ لیکن اس نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ ہم نے اسے تو کچھ نہ کہا۔ لیکن یہ قیاس کرنا ناممکن ہے کہ Pagan اسلام کے احکام مان لیں۔ کیونکہ (حضرت) احمدؐ کے دس احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جن میں صلح اور انصاف کی تعلیم دی گئی ہے۔ اگر وہ واقعی طور پر ان دس احکام پر عمل کریں تو پھر وہ Pagan نہیں رہیں گے۔ خاکسار محمد ابراہیم ناصر بی۔ اے

قابل توجہ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ کوئی میت بغیر اجازت مجلس کارپرداز قادیان میں نہ لائی جائے۔ مگر پھر بھی لوگ بلا اجازت میت کو یہاں لے آتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری یعنی دو مقامی عہدہ داران کی تحریری تصدیق ساتھ لائیں۔ کہ موصی مرحوم کے متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کی قیمت موجودہ و تفصیل کیا ہے۔ جو دوست اس اعلان کے خلاف بلا تصدیق مقامی جماعت کے میت قادیان لائیں گے۔ اگر ایسی صورت میں ان کو تکلیف پہونچے۔ تو وہ خود اس کے ذمہ وار ہونگے۔ اگر میت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی ہو تو باقی عہدہ داران میں سے کم از کم دو عہدہ داران کی تصدیق ہو۔ حتی الوسع حصہ جائداد متروکہ کی رقم ساتھ لائیں۔ اگر کوئی صاحب بلا تصدیق مقامی جماعت کے میت لانے کی کوشش کرے۔ تو مقامی جماعت کے عہدہ داران کا فرض ہوگا کہ وہ انکو روک دیں۔ ادائیگی رقم کے متعلق ایک معاہدہ جس پر ...

دس منٹ میں ہسٹیریا کے دوروں کا علاج

"والومکت"

یہ دوا ملکی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ہزارہا مستورات نہایت کمزور صحت اور حمل کی حالت میں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں۔ ہسٹیریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنوں کا کام نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے تمام تکالیف مثلاً یادہ گوئی چیخنا چلانا زمین پر لیٹنا گھبراہٹ دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا متواتر غشی اور جنون جو کئی گھنٹوں تک رہتی ہیں بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتا ہے۔ اور مریض آرام اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے۔ دس روز کی دوائی کی قیمت عہ اور تیس دن کی دوائی للعہ محصولڈاک علاوہ

سی۔ ایل ناماد الا پیلس روڈ بڑودہ

192

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگرس اور مسلمان

خان بہادر حاجی رحیم بخش سابق سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس کا بیان

آئینی تعطل کی وجہ سے کانگرس جس ابتری اور پریشانی میں مبتلا ہو رہی ہے وہ شاید پنڈت جواہر لال نہرو کے نزدیک کافی نہیں۔ چنانچہ اب وہ ایسے مسئلے پیدا کر رہے ہیں۔ جن کا اثر براہ راست ہندوستان کی اقلیتوں اور خصوصاً مسلمانوں کی اس پوزیشن پر پڑتا ہے۔ جو انہیں نئے آئین میں فرقہ وار فیصلے کی بناء پر حاصل ہو گئی ہے۔

ایک طرف کانگرس کے لیڈروں نے وزارتیں قائم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ تا وقتیکہ گورنر اپنے خاص اختیارات استعمال نہ کرنے کا وعدہ نہ کریں۔ اور اس کا نتیجہ سیاسی تعطل کی صورت میں نکلا ہے۔ دوسری طرف پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے تازہ بیان میں اس امر پر زور دیا ہے کہ کانگرس میں مسلمانوں کی بھرتی کی جائے اس کا لازمی اثر یہ ہو گا۔ کہ اقلیتوں اور اکثریت کے درمیان جس کی نمائندہ کانگرس ہے۔ کسی متفقہ فیصلے کے تمام امکانات ختم ہو جائیں گے۔ پنڈت جی نے ۲۷ اپریل کو الہ آباد سے جو بیان صادر کیا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اور ان کی جماعت ملک کے نظم و نسق میں حصہ لینے کے متعلق اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں کے کسی دعوے یا مطالبہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آپ صرف اتنی عنایت فرمانے پر آمادہ ہیں۔ کہ اقلیتوں کو مذہبی اعمال کی آزادی۔ ضمیر کی آزادی اور ان کی کلچر۔ زبان اور رسم الخط کی حفاظت کا یقین دلا دیں۔ مسلمانوں کے سیاسی حقوق تسلیم کرنے کے لئے تصفیوں اور معاہدوں کو آپ بالکل خارج از بحث قرار دیتے ہیں۔

"فرقہ وار فیصلے" پر حملہ

آپ عام مسلمانوں کے ہمدرد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن اسلامی انجمنوں کے چند "سر برآوردہ" آدمیوں کی لیڈری کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس طرح گویا پنڈت جی نے اقلیتوں کے لئے نازک صورت حالات پیدا کر دی ہے ظاہر ہے۔ کہ یہ اس سیاسی صورت حالات کا نتیجہ ہے۔ جو کانگرس نے حکومت کے ساتھ تصادم کر کے آج کل ملک میں پیدا کر رکھی ہے۔ اور جسے اہل ملک بالکل گوارا نہیں کرتے۔ یہ امر بالکل واضح اور روشن ہے۔ کہ اس موقع پر آئین کو تباہ کرنے کی پالیسی کو چلانے سے اس صوبجاتی خود مختاری کو تباہ کرنا مقصود ہے۔ جو یکم اپریل سے معرض عمل ہو چکی ہے۔ اور بالواسطہ اس سے کمیونل ایوارڈ کو تباہ کرنا مقصود ہے۔ جس کے ماتحت گیارہ صوبوں میں سے پانچ میں مسلم وزارتیں قائم ہو چکی ہیں

مسلمان اسلام کو چھوڑ نہیں سکتا

میں ایک پنجابی مسلمان کی حیثیت سے نہایت صفائی کے ساتھ پنڈت جواہر لال نہرو کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ان کا یہ خیال ہے۔ کہ مسلمان عوام اور مسلمان تعلیم یافتہ اشخاص دو مختلف جماعتیں ہیں۔ اور مسلمان لیڈر عوام کے نمائندے نہیں ہیں۔ تو وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ "افلاس اور غلامی" کے نام پر اپیلیں کتنی ہی دلکش ہوں۔ اور مسلمان کتنے ہی غریب۔ جاہل اور محکوم ہوں۔ یہ اپیلیں ان کو اسلام کی محبت سے منحرف نہیں کر سکتیں۔ مسلمان فاقے کر کے مر جانا پسند کرے گا۔ لیکن اسلام کو ترک کرنا گوارا نہ کرے گا۔ یہ اس کا انفرادی معاملہ نہیں۔ بلکہ جیسا اس کو اس کے تعلیم یافتہ بھائیوں نے بتایا ہے اس کا اسلام ایک مستقل تہذیب اور ایک نظام زندگی ہے۔ جس میں سیاسی زندگی بھی شامل ہے۔

پنڈت جواہر لال ناکام رہیں گے

پنڈت جی کو یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ جس طرح گاندھی جی کی عام تحریکیں مسلمانوں کو اسلام سے توڑ کر اس "قومیت پرستی" کے ساتھ جوڑنے میں ناکام رہی ہیں۔ جو اس کی علیحدہ اور مستقل ہستی کو تسلیم نہیں کرتی۔ اسی طرح پنڈت جواہر لال نے اقتصادی انقلاب کی شکل میں یا نمائندہ اسمبلی کے بھیس میں (جس کا مقصد اقلیتوں کو جذب کرنے کے سوا کچھ نہیں) اسی مقصد کے لئے جو حرکتیں شروع کر رکھی ہیں ان کی قسمت میں بھی ناکامی کے سوا کچھ نہیں۔ مسلمان کسی کے ورغلانے میں نہیں آ سکتا۔ چہ جائیکہ وہ کسی غیر کے وابستگان دامن میں شامل ہونے پر قناعت کرے۔ اگر کانگرس کی یہی حرکتیں جاری رہیں۔ تو وہ شاید ہمیشہ ہندوستان کی دوسری پارٹیوں میں محض ایک پارٹی کی حیثیت رکھے گی اور کبھی متحدہ قومیت کی نمائندہ مجلس نہ بن سکے گی۔ جس پر ہندوستان کی ساری قوموں کو اعتماد ہو۔

اتحاد پارٹی کے مسلمان ممبر

پنجاب میں سر فضل حسین مرحوم اور سر سکندر حیات خان جیسے لیڈروں نے غیر فرقہ وارانہ اصول پر جو پارٹی قائم کی ہے۔ ممکن ہے۔ اسی کو دیکھ کر کانگرسی لیڈر یہ سمجھے بیٹھے ہوں۔ کہ اب مسلمانوں کی اکثریت والے صوبوں میں بھی کانگرسی نمونے کی "قومیت پرستی" کے پرچار کا وقت آ گیا ہے۔ اور اب انہیں بھی اس آئین کے تباہ کرنے کی تحریک میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ جس نے ناقص ہونے کے باوجود حکومت خود اختیاری کے مواقع مہیا کئے ہیں۔ پنجاب کے مسلم یونینسٹوں نے اپنے صوبے میں جدید انداز کی ایک غیر فرقہ وار سیاسی پارٹی قائم کر کے اعلیٰ درجے کے تدبر اور دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ کانگرس کی موجودہ ذہنیت سے اس قسم کے تدبر کی کبھی امید نہیں کی جا سکتی۔

مسلم یونینسٹ اور مسلم لیگ

مسلمان یونینسٹوں کا مقصد اس سے یہ تھا۔ کہ ایک اعلیٰ درجہ کی پارٹی کا نمونہ ملک کے سامنے پیش کر دیں ان کا یہ مطلب کسی حالت میں نہیں۔ کہ انہوں نے آل انڈیا مسلم جماعتوں سے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ مسلمان یونینسٹ اپنی مرکزی جماعتوں کے اتنے ہی وفادار ہیں جتنا کوئی کانگرسی آل انڈیا نیشنل کانگرس کا وفادار ہو سکتا ہے۔ مسٹر جناح سے ان کا اختلاف محض صوبجاتی مسائل کی تفصیل کے متعلق تھا۔ نہ کہ اس سیاسی پالیسی یا پروگرام کے متعلق جو آل انڈیا مسلم لیگ نے وضع کر رکھا ہے۔ میں پنڈت جی سے صاف کہے دیتا ہوں۔ کہ اگر کسی نے مسلمانوں کو ان کی مرکزی سیاسی جماعتوں سے سرکشی کرنے کی اس نیت سے ترغیب دی۔ کہ وہ ہندو کانگرسیت کی گہری اور عیارانہ چالوں کا شکار ہو کر جال میں پھنس جائیں۔ تو مسلمان یونینسٹ بھی اس حرکت کی مخالفت اسی شدت کے ساتھ کریں گے۔ جس شدت سے مسٹر جناح کے حامی ایسی حرکتوں

بجلی کی عینک

جرمن سائنس کی نئی ایجاد ہے نہ لیمپ کی ضرورت نہ کسی لالٹین کی ضرورت رات کو ضرورت کے وقت عینک لگا لیں اور آنکھوں پر لگا کر جو کام کرنا چاہیں کریں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے بچہ بوڑھا مرد عورت سب استعمال کر سکتے ہیں غلط ثابت ہو تو قیمت واپس۔ یہ لطف ہمارے دوسری جگہ نہ ملیگی قیمت رعایتی صرف [illegible] محصولڈاک [illegible]

ملنے کا پتہ۔ مینیجر دی جرمن نادلٹی سٹور کراچی نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مخالفت کر سکتے ہیں۔

اتحادی مسلمان خاموش نہ بیٹھیں گے

مسلمان یونینسٹوں کے غیر مسلم رفیقوں کو پوری طرح معلوم ہے۔ کہ مسلم یونینسٹ قوموں کے درمیان ایسے متفقہ تصفیے کے حامی ہیں۔ جس میں ان سب کے مستقل سیاسی حقوق تسلیم کر لئے جائیں۔ مسلمان یونینسٹ ہرگز اس امر پر مجبور نہیں ہیں۔ کہ اگر بعض ایسی سیاسی چالیں چلی جائیں۔ جن سے ان آئینی تحفظات پر حملہ کرنا اور ان کو تباہ کرنا مقصود ہو جن کی وجہ سے کمیونل اوارڈ کے ماتحت ایک محدود دائرے کے اندر انہیں بعض اقلیت کے صوبوں میں کسی قدر حقوق حاصل ہو گئے ہیں۔ تو وہ خاموش بیٹھے رہیں۔ اور ان چالوں کو ناکام رکھنے کی کوشش نہ کریں۔

پنجاب میں غیر فرقہ دار پارٹی

ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کانگرس اپنے حملے کی سب سے بڑی آماجگاہ پنجاب ہی کو کیوں بنانا چاہتی ہے کوئی کانگرسی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ابھی کانگرس قانون ساز مجالس میں داخلے کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کر سکی تھی۔ اس وقت تمام صوبوں میں سب سے اول پنجاب ہی تھا۔ جس نے سر فضل حسین مرحوم کی دانشمندانہ رہنمائی میں عوام کی فلاح و بہبود کا ایک عملی پروگرام ملک کے سامنے پیش کر دیا۔ اس کے علاوہ پنجاب نے ایک ایسی پارٹی بنائی جو اپنی ساخت میں بالکل غیر فرقہ دار تھی۔ اور جس نے اقتدار حاصل ہونے کے بعد وزارت میں مسلم اکثریت کو صرف پچاس فیصدی حصہ دیکر یہ قطعی طور پر ثابت کر دیا۔ کہ وہ حقیقۃً اس صوبہ کا انتظام غیر فرقہ وار اصول پر کرنا چاہتی ہے۔ کیا بمبئی نے حال ہی میں پنجاب کے یونینسٹوں کی تقلید میں اسی پروگرام کے ایک حصے پر عمل درآمد شروع نہیں کر دیا جو یونینسٹ پارٹی کا پروگرام ہے؟ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر تمہارا مقصد محض عوام کی بہتری ہے۔ اور وزارت پنجاب کی کامیابی کے رستے میں روڑے اٹکانا نہیں ہے۔ تو پھر پنجاب پر تمہارے حملے کے کیا معنے ہیں۔

کانگرس اور لاکھوں روپے

اب یہ راز فاش ہو چکا ہے کہ کانگرس مسلمانوں کے "سیاسی ارتداد" کی نئی سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے چار لاکھ روپیہ علیحدہ کر رہی ہے اور یہ روپیہ ان اشخاص کی تحویل میں رکھا جائے گا۔ جو "مسلم نیشنلسٹ" بنے پھرتے ہیں۔ کانگرس کو فارسی کی یہ ضرب المثل یاد رکھنی چاہئے کہ "آزمودہ را آزمودن جہل است" کتنا اچھا ہوتا۔ اگر کانگرس اپنے جمع شدہ سرمائے کو ملک میں ایک ایسی فضا پیدا کرنے پر صرف کرتی۔ جس سے اکثریت اور اقلیتوں کے درمیان متفقہ تصفیہ کی قرارداد کا کام آسان ہو جاتا۔ ہندوستان میں ہر طرف امن و صلح کی ہوائیں چلتیں۔ اور اس ملک کی ساری قومیں متحد ہو کر آزادیِ وطن کی جدوجہد کے راستے پر گامزن ہو سکتیں ٭

پارلیمنٹ میں معاملات ہند سے متعلق سوال وجواب

حکومت اور کانگرس کی کشمکش کا جلد خاتمہ ہونا

۳ رمئی کو پارلیمنٹ میں ہندوستان کے متعلق مسٹر مارگن جونز کے ایک سوال پوچھے دیگر ممبروں کی طرف سے بھی متعدد ضمنی سوالات دریافت کئے گئے۔ اکثر سوالات کا یہ تھا۔ کہ برطانوی حکومت کو بھی کانگرس کے فارمولا کے مطابق ہندوستان پیدا شدہ آئینی تعطل کو ختم کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کرنی چاہئیے۔ اکثر ممبروں کی طرف سے گورنمنٹ پر زور دیا گیا۔ کہ وہ متنازعہ سوال کو تصفیہ کے لئے فیڈرل کورٹ کے ججان پر مشتمل ثالثی بورڈ کے سپرد کرے۔

نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر نے جواب دیتے ہوئے اپنی ۲۶ راپریل والی تقریر کی طرف اشارہ کیا۔ اور کہا کہ فیڈرل کورٹ کے ججان پر مشتمل ثالثی بورڈ بنانے کی تجویز کے متعلق بھی برطانوی حکومت کو انہیں باتوں کا خیال رکھنا ہے۔ مسٹر مارگن جونز نے جواب میں کہا۔ کہ کانگرس کو مطلوبہ یقین دلا کر گورنمنٹ کم از کم جدید صوبائی اسمبلیوں کو محفوظ بنا سکتی ہے۔ اور گورنروں کو اسمبلیوں کو مدعو کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئیے۔

نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر نے کہا۔ کہ جہاں تک اسمبلیوں کو مدعو کرنے کا سوال ہے برطانوی حکومت اس میں دخل دینا نہیں چاہتی۔ اور گورنر ہی انہیں مدعو کر سکتے ہیں اور چھ ماہ کے اندر اسمبلیاں ضرور بلائی جائیں گی۔ مسٹر مارگن جونز نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ بات پسندیدہ نہیں۔ کہ چھ ماہ سے پہلے اسمبلیوں کو مدعو کیا جائے۔ مسٹر بٹلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ گورنروں کو ۶ ماہ کے اندر اسمبلیوں کا اجلاس ضرور مدعو کرنا پڑے گا۔

مسٹر الفریڈ ناکس نے تجویز پیش کی۔ کہ نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر کا فرض ہے کہ وہ ظاہرداری کو ترک کر کے حقائق کو پیش نظر رکھیں۔ سابق وزیر ہند مسٹر ویجووڈ بین نے دریافت کیا۔ کہ کانگرس پارٹی کی اکثریت والے صوبوں کے لیڈروں کو مدعو کرنے کے راستہ میں کونسی مشکلات حائل ہیں۔ مسٹر بٹلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ انتخابات کے بعد جن صوبوں میں کانگرس کو اکثریت حاصل ہو گئی تھی۔ ان کی کانگرس پارٹیوں کے لیڈروں کو مدعو کیا گیا تھا۔

مسٹر جارج لینسبری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وائسرائے ہند کو کانگرس اور گورنمنٹ کے مابین پیدا شدہ غلط فہمی کے تدارک کا کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہئیے۔ مسٹر بٹلر نے کہا کہ اگر کانگرسی لیڈر ان سے گورنر جنرل درخواست کریں تو لازمی طور پر وہ اس معاملہ پر غور کریں گے۔ مسٹر جارج لینسبری نے کہا کہ یہ نہایت افسوسناک بات ہے کہ [illegible]

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یوپی و صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائیزڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلبا کیلئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے۔ جو ماہوار لیجاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت منیجر

خانپور میں تبلیغ احمدیت

حکیم فضل الرحمن صاحب آنریری مبلغ تحریک جدید ۳۰ راپریل کو خانپور تشریف لائے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت اور تربیت جماعت کے متعلق پانچ تقریریں کیں جس کا خدا کے فضل و کرم سے نہایت عمدہ اثر ہوا۔ انصار اللہ کی تنظیم کا باقاعدہ تبلیغی نظام مقرر فرمایا۔ بعض احمدی احباب سے وقف رخصت کے وعدے لیکر تبلیغ پر آمادہ کیا۔ انفرادی تبلیغ بھی کی گئی۔ ایک مرد اور دو عورتیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار فتح الدین سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ خانپور (ریاست پٹیالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم تحریک جدید ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء کو منایا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے متعلق ۳۰ مئی کے جلسوں میں احباب کثرت سے شامل ہوں۔ عورتوں اور بچوں کو بھی شامل کیا جائے۔ تحریک کے مطالبات کو وضاحت سے بیان کیا جائے۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

نئی پکانے کی ترکیب

مٹھائیاں بنانے کی عجیب ترکیب

مخزن نعمت

پانچواں ایڈیشن

ایک روپیہ چار آنہ

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن اور ہر طرح کی سبزیاں۔ شبدیگ۔ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دوپیازے۔ قسم قسم کے کباب بھرتے۔ دالیں۔ مچھلی۔ بڑے وغیرہ انواع واقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سیویاں پڈنگ قسم قسم کے نان پراٹھے۔ دودھ۔ پوڑی۔ کلچہ۔ باقرخانی۔ چینی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں۔ مثلاً بالوشاہی جلیبی شکرپارے کھجور گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو۔ گل گلے۔ پیڑے۔ برفی۔ قلاقندی۔ ریوڑی گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے۔ اکبریاں اور اندرسہ وغیرہ اور انواع واقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب۔ انار کشمش شہتوت لیموں صندل۔ بنفشہ۔ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا۔ نیز بگڑے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا۔ مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں قیمت صرف ایک روپیہ محصول ڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن لاہور

احرار نے پینترا بدل لیا

یہ لوگ جو کبھی اسلام کے خادم مسلمانوں کے محافظ اور ملت کے خیر خواہ ہونے کے جھوٹے مگر بلند بانگ دعوے کیا کرتے تھے وہ مسلمانوں میں اپنی دال گلتی نہ دیکھ کر پھر کانگرس میں شامل ہو گئے۔ یہاں تک تو کوئی فکر کی بات نہ تھی۔ مگر دکھ یہ ہے کہ یہ گندم نما جو فروش اپنی سنہری اور روپہلی مصلحتوں کے باعث عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کانگرس کی طرف دھکیل رہے ہیں اور اس طرح اسلامی مفاد کو نقصان پہنچا رہے ہیں پس اس وقت اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ان کے اس نئے پینترے کی حقیقت مسلم عوام پر واضح کی جائے۔ اور انہیں بتلایا جائے کہ جو لوگ بغیر تصفیہ حقوق کانگرس میں شامل ہونے کی دعوت دے رہے ہیں۔ وہ اسلامی مفاد سے دشمنی کر رہے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اس کے لئے "ہندو راج کے منصوبے" نامی کتاب کثرت سے مسلمانوں کو پڑھوائی جانی چاہئے انشاء اللہ جو بھی اسے پڑھے گا۔ وہ کانگرس یا احرار کا نام تک نہ لیگا یہ کتاب کیسی ہے۔ اس کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

کی مندرجہ ذیل رائے پڑھ لی جائے۔

میاں فضل حسین صاحب نے مجھ سے اجازت لے کر بلکہ میری پسندیدگی اور خواہش کے مطابق ایک کتاب "ہندو راج کے منصوبے" لکھی ہے۔ ... یہ کتاب نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ اور اس میں اس امر کو واضح کر دیا گیا ہے کہ ہندوؤں کے تمام لیڈر مذہبی ہوں کہ سیاسی صرف اس امر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ کہ ہندوستان میں ویدک راج جاری کیا جائے۔ تبلیغ اسلام کو جبراً روکا جائے اور مسلمانوں کو تنگ کر کے یا اس ملک سے نکال دیا جائے یا انہیں شدھ کر لیا جائے۔ اس کتاب میں اس قدر حوالجات ہندوؤں کے درج کئے گئے ہیں۔ کہ ان کو پڑھ کر اس حقیقت سے انکار ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوؤں کا ایک بڑا طبقہ ہندوستان سے اسلام کو مٹا دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے لئے تیار ہو جانا چاہیے۔ میرے نزدیک یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اپنے بچوں کو اس کا مطالعہ کرائے۔ اور اس کے مطالب یاد کرائے۔ تاکہ آئندہ نسلیں ہندوؤں کے منصوبوں سے آگاہ ہو جائیں۔ سکولوں اور کالجوں کے مسلمان طلباء میں اس کی اشاعت بہت مفید ہو سکتی ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ بنگالی۔ سندھی۔ مالاباری۔ پشتو۔ اور فارسی میں اس کا ترجمہ کر کے اس کے مطالب سے تمام ہندوستانی مسلمانوں کو واقف کیا جائے۔

والسلام

حجم ۲۰۲ صفحہ مگر عام اشاعت کی خاطر قیمت صرف ۶/ ایک روپیہ کے تین نسخے اور ۱۰۰ کی قیمت صرف ۲۰/

ملنے کا پتہ:- **بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

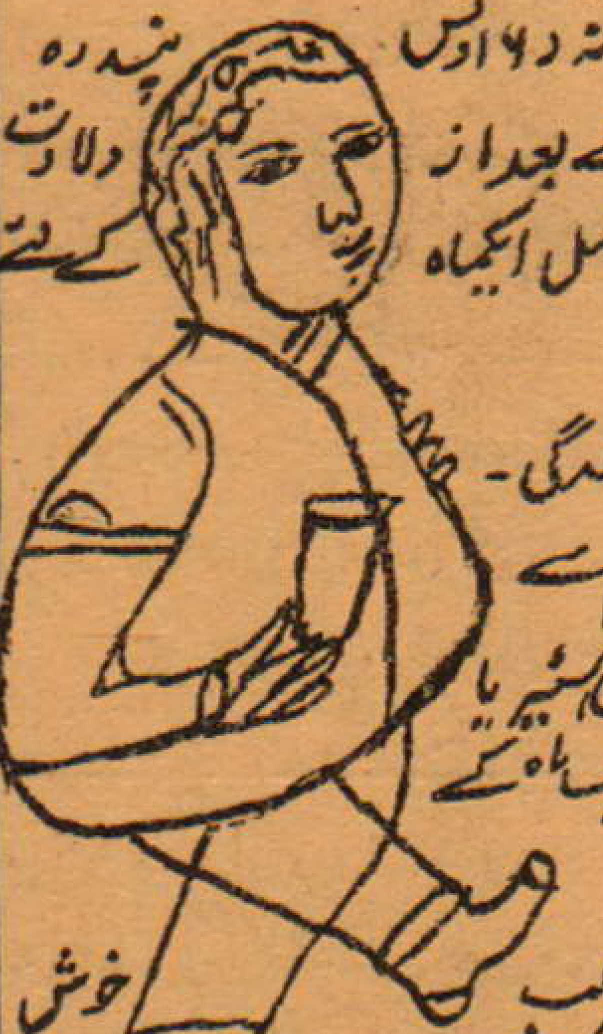

مٹاپا دور ۱؎ بلا فاقہ کشی و پرہیز بلا ضرر روزانہ ۲ اونس یعنی ۵ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت مکمل ایکماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹/

حب نوازی ۲؎ عورتوں کی جملہ امراض۔ رحم۔ بے قاعدگی۔ حیض ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید۔ رطوبت کا آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت ایکماہ کے لئے ۶۰ گولی مرو ق ایک روپیہ محصول ۶/

مفرح نوازی ۳؎ نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ۔ خون صالح پیدا کرنے والا ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنے والا مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۲۴ روز کی خوراک۔ قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶/

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد جار تمغے یافتہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۵ مئی - سر سکندر حیات خان کل عازم پانی پت ہو گئے - ایک اخباری نمائندہ کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا میں پانی پت میں صلح کا مشن لے کر جا رہا ہوں - اور میری یہ دلی خواہش ہے - کہ تمام لوگ صلح و امن سے زندگی بسر کریں - آج پانی پت میں ہندوؤں کا ایک وفد ان کے پاس آیا - دوران گفتگو میں انہوں نے کہا - کہ پنجاب سے فرقہ پرستی کی وبا کو دور کیا جائے گا

ناگپور ۵ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت سی پی نے ان اضلاع کے زمینداروں کو معقول امداد دی ہے جہاں حال میں بارشوں کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہنچا ہے - دو تحصیلوں میں ایک لاکھ روپیہ مالیہ معاف کر دیا گیا ہے - علاوہ ازیں ان میں سے ایک تحصیل کے زمینداروں کو سابقہ تقاوی کے قرضے معاف کر دئے گئے ہیں -

شملہ ۵ مئی - ایک بیان مظہر ہے - کہ شمالی وزیرستان کی صورت حالات پر امن ہو گئی ہے - ۴ مئی کو سامان رسد سے بھری ہوئی لاریاں دیدیل گئیں لیکن کسی قسم کا حادثہ پیش نہیں آیا - جنوبی وزیرستان میں وانہ کے علاقہ کے قبائل جنگ کے لئے آمادہ ہیں -

بمبئی ۵ مئی - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ گذشتہ رات شہر کے ایک حصہ میں زبردست دھماکہ ہوا - دھماکہ کے فوراً بعد ایک شخص کمرہ سے باہر نکلا - اس کا بایاں ہاتھ اور چہرہ زخمی تھا - اطلاع پاتے ہی پولیس وہاں پہنچ گئی - شخص مذکور کو گرفتار کر کے ہسپتال بھیج دیا گیا -

لاہور ۵ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ مہاراجہ نابھہ کو ملک معظم کی تاجپوشی کے دن جلاوطنی کی قیود سے رہا کر دیا جائے گا - لیکن ان کی آزادی مشروط ہوگی - پنجاب کے علاوہ وہ باقی تمام صوبوں میں جا سکینگے - مہاراجہ کو گدی پر بٹھا دیا جائے گا - اور نظام حکومت کو چلانے کے لئے ایک انگریز ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا جائیگا

لاہور ۵ مئی - معلوم ہوا ہے پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ کے مختلف شہروں میں ریسیونگ سٹیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے - ان شہروں کے ریڈیو سٹیشنوں کے بیشتر اخراجات وہاں کے بلدیات اور پبلک انجمنیں برداشت کریں گی - وائی - ایم - سی - اے ہال لاہور کے ریڈیو سٹیشن کی توسیع بھی زیر غور ہے -

شملہ ۵ مئی - ولیعہد چترال کی ولادت کی اطلاع چند دن ہوئے شائع ہوئی تھی لیکن اب یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ مولود کا انتقال ہو گیا ہے -

لاہور ۵ مئی - پنجاب یونیورسٹی نے ۳۸-۱۹۳۷ء کے تخمینہ بجٹ میں فضل حسین میموریل لائبریری کے لئے دو ہزار روپیہ منظور کیا ہے -

لاہور ۵ مئی - حکومت پنجاب اپنی آمدنی کے ذرائع معلوم کرنے کے لئے عنقریب ایک کمیٹی قائم کرے گی - جس کے صدر کا اعلان حکومت کے شملہ جانے کے بعد عمل میں آئے گا - خیال ہے کہ مسٹر منوہر لال وزیر فنانس اس کے صدر ہونگے -

لاہور ۵ مئی - گورنر پنجاب نے سرکاری گزٹ میں اعلان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے - کہ مسٹر سیلٹری ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو پبلک سروسز کمیشن کا صدر مقرر کیا گیا ہے ان کے مشورہ سے عنقریب اس کمیشن کا سکرٹری مقرر کر دیا جائے گا - مسٹر سیلٹری کی تنخواہ اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار ہوگی - کمیشن کے دوسرے ارکان کو دو دو ہزار روپیہ تنخواہ ملے گی -

لدھیانہ ۵ مئی - کل لدھیانہ بار ایسوسی ایشن نے آنریبل میاں عبدالحی وزیر تعلیم کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں انہوں نے ایک موزون تقریر کی اور کہا کہ صحیح رائے عامہ سوشل ترقی کا ایک زبردست زینہ ہے - اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں - کہ صحیح رائے عامہ پیدا کیجئے اور فیصلہ کرتے وقت عقل سے کام لیجئے - آپ کی نکتہ چینی تعمیری اور مشورے قابل عمل ہونے چاہئیں -

لاہور ۵ مئی - حکومت یوپی کے محکمہ حفظان صحت کی ایک رپورٹ مظہر ہے - کہ متھرا اور رہا پر کے علاقوں میں طاعون کی وبا پھیل جانے کی وجہ سے درجنوں دیہات خالی ہو گئے ہیں - اور گذشتہ دو ہفتوں میں یوپی کے مختلف علاقوں میں مرض طاعون سے ۸۱۰ افراد ہلاک ہو گئے - گذشتہ ہفتہ میں طاعون کے ۴۲۵ کیس ہوئے جن میں سے ۴۰۴ مہلک ثابت ہوئے ڈاکٹر جا بجا ٹیکے کر رہے ہیں - لیکن طاعون کا زور ابھی تک کم نہیں ہوا - (انقلاب ۷ مئی ۳۷ء)

کلکتہ ۵ مئی - تازہ اطلاع سے پایا جاتا ہے - کہ بنگال اور آسام کے متعدد اضلاع میں شدید طوفان آب و باد آئے ہیں - قریباً ہر جگہ مکانوں اور فصلوں کو کافی نقصان پہنچا ہے

لاہور ۵ مئی - آج شام سکھ لیڈر رکھڑک سنگھ کو سنٹرل جیل سے رہا کر دیا گیا - انہیں ضلع سیالکوٹ میں مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں تقریر کرنے پر ڈیڑھ سال کی سزا ملی تھی -

ٹوکیو ۶ مئی - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ جاپان کی مجلس آئین ساز کی دو مقتدر پارٹیوں کا ارادہ ہے کہ جاپانی گورنمنٹ کے خلاف متحدہ طور پر مہم شروع کر دی جائے - اور اس سے فوراً استعفا طلب کیا جائے -

بیت المقدس ۵ مئی - گذشتہ دنوں فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز کے متعلق جو اطلاع شائع ہوئی تھی - اس کے متعلق عرب ہائی کمیٹی نے اعلان کیا ہے - کہ عربوں نے شاہی کمیشن کے سامنے جو مطالبات پیش کئے ہیں - وہ ان سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں -

امرتسر گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۳ پائی - نخود حاضر ۲ روپے ۱ آنے کھانڈ دیسی ۶ روپے ۸ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک - سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے -

لنڈن ۵ مئی - گذشتہ شام ملک معظم نے لیبر لیڈر مسٹر ارنسٹ براؤن کو شرف باریابی بخشا اور لنڈن میں بسوں کی ہڑتال کے متعلق ان سے معلومات حاصل کیں - مسٹر ارنسٹ نے اس امید کا اظہار کیا کہ بہت جلد سمجھوتہ ہو جائے گا -

بارسیلونا ۵ مئی - پولیس سے نبرد آزمائی کرنے کے بعد انقلاب پسندوں نے بارسیلونا کے مضافات پر قبضہ کر لیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ لڑائی اس وجہ سے ہوئی - کہ پولیس نے انقلاب پسندوں کو ٹیلیفون کی عمارت سے نکالنے کی کوشش کی - انہوں نے پولیس کو مار مار کر بھگا دیا - قریباً ۱۰۰ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں اور ہسپتال مجروحین سے بھرے ہوئے ہیں -

لنڈن ۵ مئی - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ جونہی ڈیوک آف ونڈسر کو مسز سمپسن کی طلاق کی تکمیل کی اطلاع پہنچی - وہ ٹرین کے ذریعہ آسٹریا - سوئٹزرلینڈ سے ہوتے ہوئے مسز سمپسن سے اپنی تخت سے دست برداری کے بعد پہلی ملاقات کے لئے پیرس کے قریب مسز سمپسن کی قیام گاہ پر جا پہنچے - شادی کی تاریخ کا اعلان ملک معظم کی تقریب تاجپوشی کے بعد کیا جائے گا -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی